164198-کیا نماز کی نیت تکبیر تحریمہ یا اس سے پہلے ہو سکتی ہے؟

سوال

سوال : کیا یہ افضل ہے کہ تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے نماز کی نیت کی جائے ، یا تکبیر تحریمہ سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے ؟ اس بارے میں علمائے کرام کی کیا رائے ہے ؟ میں نے اس سے متعلقہ جوابات بھی پڑھے ہیں لیکن میرے لئے یہ معاملہ نماز کے وقت پریشانی کا باعث بنتا ہے ، اللہ تعالی آپ سب سے راضی ہو۔

پسندیدہ جواب

صحیح نماز کیلئے نیت شرط ہے ، چنانچہ نیت کے بغیر نماز درست نہیں ہے ، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ، اور ہر شخص کیلئے وہی ہے جسکی اس نے نیت کی) اور یہاں "نیت" کا معنی : "ارادہ" ہے اور ارادہ دل میں ہوتا ہے " انتہی
"المغنی" (1/287)

یہ جائز ہے کہ نیت تکبیرِ تحریمہ کیساتھ ہو، اور تکبیر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے ، حتی کہ بعض علمائے کرام نے اس بات کو بھی جائز قرار دیا ہے جب تک نیت توڑی نہ جائے تو نماز اور نیت کے درمیان لمبا فاصلہ آجانے پر بھی کوئی حرج نہیں ہے ۔
دیکھیں : "الموسوعۃ الفقہیۃ" (13/219)

اور مرداوی اپنی کتاب : "الِانصاف" (2/23) میں کہتے ہیں :
" دیگر علمائے کرام نے کہا ہے کہ : کافی پہلے بھی نیت کی جاسکتی ہے ، [بشرطیکہ] درمیان میں نیت توڑی نہ جائے ۔ چنانچہ ابو طالب وغیرہ نے [امام احمد سے] نقل کیا ہے کہ : "اگر اپنے گھر سے نماز کیلئے نکلے تو [اسکا نکلنا ہی] نیت ہے ، آپ کیا سمجھتے ہو کہ وہ تکبیر نماز کے ارادے کے بغیر ہی کہہ دے گا!!؟ "خرقی کی گفتگو بھی اسی بات کی متقاضی ہے ، اسی کو آمدی ، اور شیخ تقی الدین نے "شرح العمدۃ" میں اختیار کیا ہے " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :
"یہی قول صحیح ترین ہے ، کیونکہ نیت حکماً اسکے ساتھ منسلک ہی رہتی ہے جب تک نیت توڑی نہ جائے ، چنانچہ یہ آدمی جب آذان ہوئی تو اس نے کھڑے ہو کر وضو کیا تاکہ نماز پڑھے ، پھر اس کے ذہن سے نیت کچھ دور چلی گئی [نماز کی نیت توڑی نہیں] ، پھر جب نماز کیلئے اقامت کہی گئی تو یہ شخص تجدید نیت کے بغیر ہی نماز شروع کر دیتا ہے تو اسکی

نماز صحیح ہوگی؛ کیونکہ اس نے ابھی اپنی پہلی نیت توڑی نہیں ہے، تو نماز کی نیت
حکمی طور پر اسکے کاموں کیساتھ باقی رہی؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان :
(بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) عام ہے، اور اس شخص نے نماز پڑھنے کی نیت
کی تھی، اور اس کی نیت پر کوئی ایسی چیز مؤثر نہیں ہوئی جس سے اسکی سابقہ نیت ٹوٹ
جائے" انتہی
"الشرح الممتع" (2/296)

واللہ اعلم.